

(اب پچھے سے افتخار آتا ہے، اس کی پلیٹ بھری ہوئی ہے۔)

افخار: کیوں بچوں کو ٹھنگ رہی ہے؟ بچوں سے بچ کے رہنا بڑی کمی نہیں ہے یہ۔
 (بچیاں جلدی سے سکندر کے ہاتھ سے آٹوگراف لے لیتی ہیں۔ سکندر کا ہاتھ خالی رہ جاتا ہے اور وہ حیران ہے۔)

دونوں لڑکیاں: سرجی پلیز سائیں کرو دیں۔ (افخار سے)

افخار: کریں گے، کریں گے ان شاء اللہ..... اگر تم دونوں ایک ایک شامی کتاب چراک میرے لیے لاوگی۔

(دونوں لڑکیاں جاتی ہیں۔)

(افخار میز پر آٹوگراف رکھ کر سائیں کرنے لگتا ہے۔)

ستارہ: نہ ہر نا افتخار، یہ پہلے صفحے پر سکندر سائیں کریں گے۔

سکندر: کیا فرق ہوتا ہے..... آپ ان کو سائیں کرنے دیں۔

(سکندر چلا جاتا ہے۔ افتخار حیرانی سے دیکھتا ہے۔)

افخار: کیا ہوا..... کیوں چلا گیا؟ سبحان اللہ! کیا Entry Angry young man Exit فلم کا ہیر و لگتا ہے..... حرام زادہ!

ستارہ: ہوتی ہے اس کی ہمیا اور تم نے نہایت چغد پن سے اس کے ہاتھ سے

آٹوگراف پکڑ لیں۔ تم بہت Cruel ہو خدا قسم۔

افخار: باہی دی وے میں نے اس کے ہاتھ سے آٹوگراف نہیں لیے، دوسرے میں سینٹر

آرٹسٹ ہوں۔ اگر میں نے ایسا کیا بھی ہے تو اسے مائنڈ نہیں کرنا چاہیے۔

(ستارہ نظروں کو گھما پھر کر ادھر ادھر دیکھتی ہے۔)

ستارہ: یہ سکندر چلا کہاں گیا؟

(جانے لگتی ہے۔ افتخار اس کا بازو پکڑتا ہے۔)

افخار: سنو ستارہ! میں تمہارے سکینڈل میں دلچسپی نہیں رکھتا، صرف تم میں دلچسپی لیتا

ہوں۔ جب عورت تمہاری طرح مرد کا تعاقب کرتی ہے تو پھر مرد کی اپنی تلاش

ختم ہو جاتی ہے۔ سکندر کو جانے دو..... وہ خود آئے گا اور گنی فورس کے ساتھ۔

ستارہ: وہ بہت حساس ہے۔ تمہیں معلوم نہیں اس کا دل، بہت جلدی بھج جاتا ہے۔
 (جلدی سے سکندر کی تلاش میں جاتی ہے۔ اب دونوں لڑکیاں ایک ایک کتاب ہاتھ میں
 لے کر آتی ہیں۔)

افتخار: شabaش..... شabaش..... گذگر لز! ہمارے ملک کے کتنے ذہین بچے ہیں، آرٹسٹس کی
 کتنی قدر کرتے ہیں۔ گذگر لز!

(اپنی پلیٹ اٹھا کر ان کے سامنے کرتا ہے۔ دونوں لڑکیاں اپنا اپنا کتاب اس میں رکھتی ہیں۔)

افتخار: اچھا تو پہلا کتاب کس نے رکھا تھا؟
 پہلی لڑکی: میں نے جی۔

افتخار: کیا نام ہے تمہارا؟
 پہلی لڑکی: عائشہ جی۔

افتخار: تو پہلی باری عائشہ کی ہوئی۔ (دوسری کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر) اور پہلی بار ہم
 پر یکش کریں گے اور دوسری آٹو گراف پر اچھانام لکھیں گے۔ ہے نا بھئی!
 دوسری لڑکی: اور کتاب لاؤں جی؟

افتخار: نہیں بھئی، تھوڑی دیر میں فرنی چڑائیں گے ہیں نا؟
 (آٹو گراف پر سائن کرتا ہے۔)

کٹ

سمیں 4 ان ڈور رات

(وہی مہماں جو پہلے دعوت میں دکھائے گئے ہیں، اب ہال میں بیٹھے ہیں۔ یہ بڑی
 Informal قسم کی محفل ہے۔ ایک طرف افتخار اور وہی دو پیشاں جو پچھلے سین میں
 تمہیں اکٹھے بیٹھے ہیں۔ ستارہ گانے کی تیاری میں ہے۔ ایک خاتون جو صاحب خانہ نظر
 آتی ہے ہاتھ میں ٹرے لیے مہماںوں میں پھر رہی ہے۔)

نکھنے بھئی میں کوئی تقریر کرنا نہیں چاہتی اور مجھے شکریہ بھی اچھی طرح ادا کرنا
خاتون: نہیں آتا، لیکن میں بہت مشکل ہوں کہ میری بابی ستارہ نے میری عرضی مان لی
ہے اور اب وہ گانا سنا میں گی۔ پلیز آپ سب خاموشی سے سنیں..... (فاسٹے سے)
تھینک یو بابی جی! قہوہ ضرور پیس لیکن شور نہ ڈالیں، پلیز۔

(ستارہ کے پیچے طلبہ نواز، سارگی اور ہار موئیم والا بیٹھا ہے۔ ستارہ پر بیشان ہے،
لیکن سکرانے کی ناکام کوشش کرتی ہے۔ ہار موئیم والا چند سراخھاتا ہے، پھر ستارہ کے
کان میں کہتا ہے۔)

ہار موئیم والا: سر دیکھ لیں میڈم!

(ستارہ ہاتھ سے ہار موئیم پر اس کالے کو چھوٹی ہے، جہاں سے اس نے سراخھاتا
ہے۔ ہار موئیم والا گیت کی سرگم اٹھاتا ہے۔ طبلے والا Beat جاتا ہے۔ ستارہ اٹھتی ہے اور
انختار کے پاس آتی ہے۔ جھک کر بڑے راز سے بات کرتی ہے۔)

ستارہ: تم نے سکندر کو کہیں دیکھا ہے؟
انختار: ہاں دیکھا ہے۔
ستارہ: کہاں؟

انختار: جنم میں..... بیٹھا شیطان کے چیلوں کے ساتھ گا جریں کھارہا تھا اور جنسی Jokes
کن رہا تھا، الو کا پٹھا
وہ گیا کہاں؟

ستارہ: تم آرام سے بیٹھ کر گاؤ۔ (بچیوں کو دیکھ کر) اور اپنے Fans کو مایوس نہ کرو۔
(راز سے) پروڈیوسر اتنے نازک مزاج نہیں ہوتے۔ (خاتون خانہ کی طرف اشارہ
کر کے) لیکن ان کی بیویاں بہت نازک مزاج ہوتی ہیں۔ بے وقوف۔

ستارہ: تم مجھے کسی طرح ان لوگوں سے معافی نہیں لے دیتے..... مجھے یوں لگتا ہے جیسے
میری آواز بیٹھ گئی ہے۔ اچانک..... میں پہلے جیسا نہیں گاؤں گی آج کے بعد۔
انختار: تو پھر پہلے سے اچھا گاؤگی!

ستارہ: حق، میرے اندر سب کچھ بدل رہا ہے..... آواز..... روح..... دل.....

افخار: تمہاری جیسی آرٹسٹ کو توروز محشر بھی گانا پڑے گا۔ دیکھ لینا، اس روز بھی چھپنی نہیں ملے گی۔ حساب کتاب کے بعد و رائی پروگرام میں پہلی باری تمہاری ہو گی۔
ان شاء اللہ۔

ستارہ: پتا نہیں وہ گیا کہاں؟ خدا قسم میراگلا بیٹھا جا رہا ہے۔

افخار: it..... آرام سے جا کر بیٹھو اور گاؤں ورنہ صبح سارے اخباروں میں اپنے خلاف خبریں پڑھ لینا۔

ستارہ: تم پتا نہیں کس دن میرے کام آؤ گے..... اسے تلاش نہیں کر سکتے؟
افخار: میں زندگی میں ہیر و کن کا باپ نہیں بننا چاہتا جو گاؤں سے آکر ہیر و کو تلاش کیا کرتا ہے Go now at once!

(ستارہ واپس آتی ہے۔ اب سازندے گانے کا مکھڑا بجارتے ہیں۔ اس وقت ستارہ اپنے خیالوں میں گم ہے۔ خاتون خانہ قہوہ پاس کرتی رہتی ہے۔ مھفل میں آہستہ آہستہ باتیں بھی ہوتی رہتی ہیں۔ افخار دونوں بچیوں کو پاس لیے بیٹھا ہے۔ پھر وہ ایک بچی کے کان میں پکھ کہتا ہے۔ وہ انھ کرا فخار کے لیے قہوہ لاتی ہے۔ ایک جانب دو غور تین بیٹھی ہیں۔ ایک عورت دوسری کے بندوں کی تعریف کرتی ہے۔ پھر دوسری اسے بڑے جوش اور نجوت کے ساتھ بندے اتار کر دیتی ہے اور پہلی عورت اسے اپنے کانوں میں پہن کر دیکھتی ہے۔ ایک آدی گانا شروع ہوتے ہی آنکھیں بند کر لیتے ہے اور اس کی آنکھوں کے کوئے میں آنسو ابھرتے ہیں..... یعنی اس مھفل میں جتنے بھی لوگ ہیں، زندگی کی طرح مختلف النوع ہیں، اور گانے کے دوران ان کی Study سے یہ واضح ہوتا ہے کہ گانا کس طرح مختلف لوگوں پر مختلف قسم کے اثرات چھوڑتا ہے..... کچھ کمپانی میں رہنے والے پھر دوں کی طرح بالکل نہیں بھیگتے، کچھ بہہ جاتے ہیں، کچھ گیلی ریت کی طرح بھیگ تو جاتے ہیں لیکن جلد خشک بھی ہو جاتے ہیں۔ ستارہ گاتی ہے:)

(دوہا کاتی ہے۔)

چلتی پچکی دیکھ کے دیا کمیرا روئے
دو پاٹن کے نجع میں ثابت رہا نہ کوئے

میں 5 آٹھ ڈور دن

(ستارہ اپنی کار میں ایک گنجان علاقے میں جا رہی ہے۔)

کٹ

میں 6 ان ڈور دن

(سٹوڈیو ایک میوزک ڈائریکٹر Batch کے ساتھ کام کر رہا ہے۔ ستارہ بو تھ کے اندر ہیڈ فون لگائے کھڑی ہے۔ ایک بینگ کے ساتھ مو سیقی شروع ہوتی ہے اور ستارہ گانے کا مکھڑا اٹھاتی ہے۔)

(اس گیت یادو ہے کا صرف ایک بول تیار کروائیے۔ ستارہ یہ گا کر بو تھ سے باہر آتی ہے۔
Batch بر ج بجا رہا ہے۔ ستارہ باہر نکل کر کہتی ہے۔)

ستارہ: ماشر جی ڈویٹ اکیلے ریکارڈ کروالیں گے آپ؟ خواخوہ زبردستی ہے آپ کی۔
سکندر صاحب تو آئے نہیں ابھی۔

میوزک ڈائریکٹر: او میڈم جی آپ فکر نہ کریں۔ کار گئی ہوئی ہے لینے سکندر صاحب کو۔ آپ ذرا پر کیش کر لیں اتنی دیر۔

ستارہ: کہاں گئی ہے کار؟
ماشر لطیف: بی بی گیا ہے وہ پھجی انکسالی۔ اسے معلوم ہے سکندر کا گھر۔

ستارہ: آج تک سکندر نے کسی کو اپنا گھر دکھایا نہیں، پھجے کو کیسے معلوم ہو گیا؟ مجھے تک معلوم نہیں اس کا گھر۔

لطیف: بی بی وہ گیا تھا ایک دن سکندر صاحب کے ساتھ۔

میوزک ڈائریکٹر: میڈم آپ ادھر توجہ کریں۔

(Batch کو اشارہ کرتا ہے۔ مرلی بھجنی ہے۔)

یہاں آپ اٹھائیں۔

ستارہ: اچھا بابا میں اٹھا لوں گی..... لیکن میں اکیلے توڑویٹ نہیں گا سکتی ماشر جی۔
اس وقت بھیجا آتا ہے اور آکر سکندر لطیف کے کان میں کچھ کہتا ہے۔)

لطیف: سکندر صاحب تو نہیں ملے جی.....

ڈائریکٹر: اب یہ آرٹسٹ لوگ پرواہ ہی نہیں کرتے..... ایک شفت کیے ملتی ہے، Batch کیے اکٹھا ہوتا ہے۔ ذرا خختی سے بول دیں تو آرٹسٹ ناراض ہو جاتا ہے۔ پاکستان میں تو فلم بنانا جو توں کا ہار پہنانا ہے جی۔ ایک تو ان آرٹسٹوں نے ہار دیا مجھے۔

ستارہ: تمہیں سکندر کا گھر معلوم ہے ماشر جی؟

لطیف: ہاں جی۔

ڈائریکٹر: پبلک ہمیشہ Blame کرتی ہے..... ہمارے پیچھے پڑی رہتی ہے۔

ستارہ: (ظفر سے) اور آپ ہمیشہ آرٹسٹوں کو Blame کرتے ہیں۔ ان کے پیچھے پڑ رہتے ہیں۔ وہ بھی انسان ہیں، ان کی بھی کچھ انسانی مجبوریاں ہیں۔

ڈائریکٹر: یہ نئے آرٹسٹوں کا حال ہے۔ ان چرکٹوں کو پتا نہیں فلمی دنیا میں چانس کتنی مشکل سے ملتا ہے! پھر روتے ہیں۔

ستارہ: اچھا آپ ایک دفعہ مجھے ٹرائی کرنے دیں..... آئیے لطیف صاحب، ہم انہیں تلاش کر کے لاتے ہیں۔

میوزک: میڈم اب آپ غائب نہ ہو جائیں۔ آج جمعرات ہے، ناغہ نہیں ہونا چاہی۔ آپ بھی رہیں، وہ آتے ہی ہوں گے۔

ستارہ: اگر سکندر صاحب آجائیں تو آپ ان کے ساتھ ریہر سل کریں، میں آدھ گھنٹے میں آجائیں گی۔ آپ میرے ساتھ آئیں ماشر جی۔ یہ بس جانا آنا کرنا ہے۔ آئیے!

لطیف: چلو جتاب!

ڈائریکٹر: ہاں چلو جتاب..... ارے گھکھو، کہاں چلا جا رہا ہے، میری اجازت کے بغیر؟ میڈم تجھے پیسے دیں گی آج کی Take کے؟

لطیف: آپ کی اور میڈم کی کوئی دوا جاز تیں ہیں۔ بادشاہ ہو..... نوٹ کا ایک پاسہ ہو یاد و سرا پاسہ! سلام علکم جی، ابھی آتے ہیں ہم تلاش کر کے۔ (وائلین بنانے والے)

سگریٹ! (وائلین بجانے والا سگریٹ دیتا ہے، پھر کلارنٹ والے سے) ماچس!
ستارہ: چلو ماشر جی دیر ہوتی ہے۔ شفت کا نام ختم ہو رہا ہے۔ خوا مخوا ان کو نقصان ہو گا۔
(جاتی ہے۔)

میزک: (چلا کر) میڈم جی اگر سکندر نہ ملے تو بھی واپس آجانا ادھر ہی کو..... کہیں اور نہ
نکل جانا خیر سے.....

ستارہ: (فاسلے سے) مجھے اپنی ذمہ داری کا بڑا احساس ہے۔ آپ زیادہ ہیچلے نہ بنائ کریں
ڈائریکٹر صاحب کے۔ سب نے کما کر کھانا ہے ماشر جی۔

میزک: کیوں نہیں کیوں نہیں!
(ستارہ اور لطیف جاتے ہیں۔ بینگ بجا تا ہے۔ ڈائریکٹر سر پکڑ کر بیٹھ جاتا ہے۔)

کٹ

سین 7 آؤٹ ڈور دن

(ٹکسالی کی جانب ستارہ اور ماشر لطیف کار میں۔ دونوں کار سے اتر کر گلی میں جاتے ہیں۔)

کٹ

سین 8 آؤٹ ڈور دن

(ایک مکان پر دونوں آتے ہیں۔ دروازے پر تالا پڑا ہے۔ لطیف دروازے پر تال بجا تا ہے۔ ستارہ خنگی سے دیکھتی ہے۔ پھر مکان کے اوپر دیکھتی ہے اور بغلی سیر چیزوں سے اوپر کی طرف جاتی ہے۔

کٹ

سین 9 ان ڈور کچھ دیر بعد

(ایک عورت چارپائی پر بیٹھی تو لیے سے بال پوچھ رہی ہے۔ چارپائی کے پائے کے ساتھ ایک چھوٹی سی لڑکی گولے کناری کا کرتا شلوار پہنے کھڑی ہے۔ عورت نے بھی شادی میں جانے والے کپڑے پہن رکھے ہیں۔ ستارہ اوپر آتی ہے۔)

ستارہ: میں آجائیں جی..... پلیز!

عورت: کون ہے بھٹی؟

ستارہ: میں ہوں جی..... یہ جو..... جی یہ جو آپ کے نیچے والے مکان میں رہتے ہیں، آپ کے کرائے دار ہیں؟

عورت: ہمارے تو پانچ کرائے دار ہیں۔ آپ کس کو پوچھ رہی ہیں؟

ستارہ: وہ جی جو لمبے سے ہیں..... فلموں میں گانے گاتے ہیں..... بڑے مشہور آدمی ہیں۔

عورت: مشہور تو کوئی نہیں، پہاں گانے گاتے ہیں فلموں میں۔ بہہ جاؤ ایدھر بلنگ پر، ہوا سکندر کو؟

ستارہ: وہ آپ کے کرائے دار ہیں؟

عورت: دیکھیں ناں مجھے تو اچھی طراں پتے نہیں کچھ، شیخ کو پتا ہو گا۔

(بچی کو جھڑک کر) ناک میں انگلی مت ڈال۔ بات یہ ہے کہ یہ ریفوچی پر اپنی اور اس

بلڈنگ کے تین ماںک ہیں۔ مقدمہ چلا پورے گیارہ سال۔ اب یہ درمیان والی منزل تو

پوری مل گئی ہے ہم کو اور باقی بلڈنگ میں ان کا بھی Share ہے، باقی دو حصے دار دل

کا۔ آپ بیٹھیں ناں..... کہاں سے آئی ہیں آپ؟

ستارہ: شاہ جمال سے..... بس جی میں ٹھیک ہوں۔

عورت: کوئی رشتہ داری ہے سکندر صاحب سے؟

ستارہ: بس جی رشتہ داری ہی سمجھ لجھتے۔ ان کے مکان میں تالا پڑا ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہاں گئے ہیں وہ؟

عورت: دیکھیں ناں جی مجھے کیسے پتا ہو سکتا ہے۔ میں اوپر والی منزل میں رہتی ہوں۔

صاحب کو پتا ہو گا، ان کی بڑی واقفیت ہے..... اتنی واقفیت ہے شیخ صاحب کی سارے محلے والے ان کی عزت کرتے ہیں۔ لوگ تو اصرار کر رہے تھے کہ شیخ صاحب، آپ نکٹ لے کر ایکشن کے لیے کھڑے ہو جائیں۔ میں نے منع کیا، ہم کو سیاست سے کیا لیتا ہے؟ ہم بھی سید ہے سادے لوگ.....

ستارہ: محلے میں کوئی ایسا گھر ہے جہاں سکندر کا آنا جانا ہو..... کہیں سے پتا چل سکے گا؟

عورت: آج کیا پتا چلے گا! دیکھیں ناں پر اچوں کے گھر شادی ہے۔ بلکہ مجھے تو خود بڑی دیر ہو گئی ہے۔ یہ کا کا سویا ہوا تھا۔ میں تو خود تیار ہو کر وہاں جا رہی ہوں۔ بھلا کیا وقت ہوا ہے اس وقت؟

ستارہ: پورے بارہ!

عورت: شیخ صاحب نے تاکید کی تھی کہ میں وقت پر پہنچ جاؤں۔

ستارہ: اچھا جی سلام علیکم!

عورت: و علیکم السلام..... آپ کچھ چائے پانی پی لیتیں، تھوڑی ویر بیٹھ جاتیں، دیکھیں ناں کیسے وقت آئی ہیں آپ بھی۔ اور اوپر سے شادی کا وقت ہو رہا ہے۔

ستارہ: میں پھر کبھی آؤں گی۔

عورت: یہ تو بتائیں سکندر کی ذات کیا ہے؟ شیخ صاحب کو تو پتا ہو گا، لیکن پھر بھی؟

ستارہ: (بھو تھکی رہ کر) اچھا جی سلام علیکم!

عورت: و علیکم السلام..... (بچی سے نہ ڈالی جا انکلیاں اپنی ناسوں میں۔

کٹ

میں 10 آوٹ ڈور دن

(ماٹر لطیف دروازے پر طبلے کے ہاتھ بجارتا ہے۔ اوپر سے ستارہ اترتی ہے۔)

کٹ

میں 11 آگسٹ ڈور دن

(ماستر لطیف اور ستارہ دونوں پان والے کی دکان پر جاتے ہیں۔ پوچھ گجھ کرتے ہیں۔ پان
والا علمی ظاہر کرتا ہے۔)

کٹ

میں 12 آگسٹ ڈور دن

(ستارہ اور ماستر لطیف گلی میں جا رہے ہیں۔ ایک نوجوان گزرتا ہے۔ ستارہ اس سے باتیں
کرتی ہے، جیسے سکندر کے متعلق پوچھ رہی ہو۔)

کٹ

میں 13 ان ڈور رات

(ستارہ پنگ پر چپ چاپ بیٹھی ہے۔ اس کے چہرے پر حیرانی ہے۔ فون کی گھنی بھتی ہے۔

وہ فون کا چونگاٹھا کر کھتی ہے۔ اس وقت باپ ہاتھ میں نڑے لے کر داخل ہوتا ہے۔)

ستارہ: ہائے اباجی، یہ آپ کیا کر رہے ہیں!

باپ: کھانا ہے تیرے لیے!

ستارہ: (انٹھ کر ٹرے پکڑتی ہے) میں کہہ جو آئی تھی کہ مجھے بھوک نہیں ہے۔

باپ: کیوں نہیں ہے تجھے بھوک؟

ستارہ: کبھی کبھی اباجی بھوک نہیں بھی لگتی..... نہیں بھی رہتی۔

باپ: تجھے ہوتا کیا جا رہا ہے ستارہ! تو..... تو مجھ سے اتنی دور کیوں ہوتی جا رہی ہے۔

ستارہ: کہاں ہوں دور..... یہ دیکھئے..... آدھ فٹ پر کھڑی ہوں آپ سے۔

باپ: ہاں کھڑی تو قریب ہی ہے لیکن ہے بہت دور.....

آپ سارا وقت فاصلے نہ ناپتے رہا کریں اباجی۔ اندر ہی اندر۔
کوئی ہارون صاحب ہیں..... ان کافون آیا تھا دن میں کئی بار۔
(براسامنہ بناتی ہے۔)

وہ کہتے ہیں تو ریکارڈنگ پر نہیں پہنچی آج۔
پہنچی تھی اباجی..... میں تو پہنچی تھی لیکن جس کو میرے ساتھ گانا تھا، وہ غائب تھا۔
تیرے ساتھ کس کو گانا تھا تارا؟

ہے جی ایک بونگا آدمی..... چار قدم آگے چلتا ہے تو دس قدم پیچھے بھاگ جاتا ہے۔
گھوڑے کوپانی تک بھی لاڈا اور اسے پانی پلاو بھی خود ہی!
(اس وقت افتخار داخل ہوتا ہے۔)

جتاب میں پونے گھنٹے سے فون کر رہا ہوں۔ یہاں بیل ہوتی ہے اور مجال ہے کوئی
اٹھائے..... (فون کا چونگا کیکھ کر) تو یہ بات ہے! سلام علیکم اباجی۔

علیکم السلام..... لے افتخار، اب اسے تو سمجھا۔ یہ کھانے میں بہت بے احتیاطی
کرتی ہے۔ اس طرح آواز پر اثر پڑتا ہے۔

اوہ جی یہ کس کام میں بے احتیاطی نہیں کرتی! اس کی کھوپڑی نئی لگوانی پڑے گی، پھر
اس کے کام درست ہوں گے۔

پچھو اور تو نہیں چاہیے؟
نہیں، شکر یہ اباجی..... تھینک یو!

(باپ جاتا ہے..... جاتے ہوئے)

پتا نہیں اسے کیا ہوتا جا رہا ہے!

(باپ چلا جاتا ہے تو افتخار چاچا کر کہتا ہے)

اس کو فلو ہوتا جا رہا ہے عشق کا اور کیا.....! یہ تو کھانا کیوں نہیں کھا رہی؟ چلو کھاؤ
..... کم آن! دھونس اس بے چارے بڈھے کو دے رہی ہے۔ شیم شیم.....

(اب یہ دونوں درمیان میں ٹرے رکھ کر پنگ پر بینٹے جاتے ہیں۔ ساتھ ساتھ باشی
کرتے ہیں۔ ستارہ کا دل کھانے میں نہیں ہے۔ کئی مرتبہ افتخار اسے کچھ آفر کرتا ہے، لیکن

جب وہ انکار کرتی ہے تو پھر خود وہی چیز کھا جاتا ہے۔)

ستارہ: پیغام مل گیا تھا میرا؟

افخار: مل گیا تھا..... لیکن افسوس اس وقت میں سر پر تاج لگا کر مغلیہ خاندان کا چشم،
چراغ بننا ہوا تھا۔ اس وقت میں تم جیسی کنیز کے پاس نہیں آ سکتا تھا۔

ستارہ: افخار! میں نے آج شہر کا کونہ کونہ چھان مارا ہے، لیکن وہ کہیں ہو بھی۔
افخار: اچھا ہوا..... جان چھوٹ گئی!

ستارہ: کیا بکواس کرتے ہو!

افخار: دیکھو ستارہ! کچھ لوگ ہمیشہ Self-pity میں بٹلا ہو کر اپنی importance
بڑھاتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے زخموں کو خود چھیلتے ہیں، اپنے آنسوؤں کو اتنا پلک
باتے ہیں، اپنے دکھوں کا ایسے مظاہرہ کرتے ہیں جیسے جلوس نکلتا ہے۔
ستارہ: تم نہیں جانتے سکندر بڑا حساس ہے۔

افخار: دیکھو ستارہ! تم اور وہ ایک لائن کے آدمی ہو۔ تم دونوں میں محبت نہیں ہو سکتی،
رقابت ہو سکتی ہے.... Love-hate relation ہو سکتا ہے۔

ستارہ: مجھے نصیحت نہیں چاہیے! مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔

افخار: میں صرف اس پوزیشن میں ہوں کہ تمہیں نصیحت کر سکوں۔

ستارہ: تو بس پھر دفع ہو جاؤ!

افخار: گھر یلا تو کھالینے دو، میری فیورٹ چیز ہے۔

ستارہ: تم اسے تلاش نہیں کر سکتے؟

افخار: کر سکتا ہوں..... لیکن ایک بار تم نے اسے تلاش کر لیا تو پھر وہ بار بار گم ہو جالا
کرے گا۔ خدا کے لیے ستارہ، اس نوجوان کو Spoil son کر کے Prodigal son

نہ بنادیتا!

ستارہ: مجھے ڈر لگتا ہے!

افخار: کیسا ذر؟

ستارہ: کہیں..... کہیں..... میرا..... مجھے لگتا ہے میرا لگا بند ہو رہا ہے۔

اے کچھ نہیں ہوا، تم اپنی رومانٹک طبیعت سے مجبور ہو۔ تم چاہتی ہو کہ تمہاری افخار: خاطر کوئی آدمی زہر کھالے، تم اسے تلاش کرتی پھر اور وہ کسی ہسپتال کے سامنے ڈاکٹروں کی بے توجہی کاشکار ہو کر دم توڑ دے..... اس کے ہونٹوں پر آخری نام تمہارا ہو۔

تمہارے کرے!

ستارہ: ہر بھوکا آدمی Masochistic ہوتا ہے جان من۔ تمہیں دولت ملی، شہرستارہ: ملی..... لیکن پیار نہیں ملا۔ میں تمہیں صحت مند پیار دینا چاہتا ہوں، لیکن چونکہ تم اذیت پسند ہو اس لیے تم چاقو سے کسی کا نام اپنی بانہبہ پر کھود کر اسے پکنے دو گی اور جب پک کر اس پر کھرند آجائے گا تو پھر اسے نوچ دو گی..... نام ہمیشہ ستارہ: رستار ہے گا اور تم ہمیشہ خوش رہو گی -That's what you are

افخار میں..... میں بہت پریشان ہوں۔

افخار: جب کوئی آدمی کھانا کھا رہا ہو تو اسے پریشانی کی باتیں نہیں سناتے۔ اس طرح معدے میں جمع ہو جاتے ہیں۔

ستارہ: تمہیں مجھ سے کوئی دلچسپی ہے؟

افخار: ہے، بہت ہے، لیکن اس دلچسپی سے نہ تمہیں کچھ فائدہ ہے نہ مجھے۔

ستارہ: (زور سے افخار کی کمر پر مکارتی ہے۔) دیوٹ کھاتا ہی جائے گا کہ میری بات بھی سنے گا۔

افخار: (نقی روکر) ہائے ماں جی مر گیا..... اچھا جی خدا حافظ! میں کھانا کھانے تو ٹھہر سکتا ہوں، مار کھانے کے لیے نہیں رک سکتا۔

ستارہ: (ہاتھ جوڑ کر) افخار! خدا کے لیے اسے تلاش کرو درنہ میں..... میں مر جاؤں گی۔

افخار: (محبت سے اس کے ہاتھ پکڑ کر) بڑی ضدی عورت ہے۔ کسی روز خدا کے پیچھے نہ پڑ جانا..... خدا کے لیے درنہ اسے بھی اتر کر کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا تمہارے لیے۔

سین 14 آوٹ ڈور دن

(انختار پولیس شیشن میں داخل ہوتا ہے۔)

کٹ

سین 15 آوٹ ڈور دن

(ستارہ ہسپتال کے مختلف مقامات پر)

کٹ

سین 16 ان ڈور رات

(سکرین پر دھصول میں انختار اور ستارہ فون پر باتیں کرتے ہیں، جیسے انختار سے یہ خبر دیتا ہے کہ وہاں پل کے نیچے اس نے سکندر جیسا آدمی بیٹھا دیکھا ہے۔ ستارہ خوشی سے ہالیاں بجا تی ہے۔)

کٹ

سین 17 آوٹ ڈور دن

(یہ سین وہیں سے فلمائیے جہاں پہلے سین میں سکندر نے ستارہ کی کار موڑ پر روکی تھی..... ایک بار پھر ستارہ کی کار جا کر وہیں رکتی ہے۔ ستارہ اور ہراودھر دیکھتی ہے۔)

کٹ

سین 18 آوٹ ڈور دن

(پل کے نیچے نالے کے پاس سکندر بینڈ گریٹ پی رہا ہے۔ ستارہ اس کے پاس جاتی ہے۔ پھر اس کے پاس بیٹھی ہے اور اس نے کندھے کے ساتھ سر رکھاتی ہے۔ سکندر لا تعلقی سے گریٹ پیتا رہتا ہے۔)

کٹ

سین 19 آٹھ ڈور رات

(سکندر اور ستارہ دونوں اسی سڑک پر آتے ہیں جہاں سکندر کا مکان ہے۔ گھر کے سامنے پہنچ کر ستارہ اس سے چاپی مانگتی ہے۔ سکندر روٹھے ہوئے بیچے کی مانند منہ بنانکر چاپی تلاش کرتا ہے۔ پھر اسے ستارہ کو دیتا ہے۔ ستارہ تالاکھولتی ہے۔)

کٹ

سین 20 ان ڈور کچھ دیر بعد

(اب ہم سکندر کے گھر میں موجود ہیں۔ یہ انہیاں بے سروسامان والا ایک کمرے کا گھر ہے۔ اندر گھس کر سکندر ایک ستون کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو جاتا ہے اور سگریٹ سلاگاتا ہے۔ دراصل سکندر اذلی محبوب ہے جو غالباً بھی تک anal Stange میں سے نہیں لکھتا۔ وہاً بھی تک کسی کو محبت دینے کے قابل نہیں ہوا..... ستارہ دیوار کے ساتھ لگی ہوئی چارپائی کو بچاتی ہے اور پھر اس پر بیٹھتی ہے۔)

ستارہ: لیکن ایسی چھوٹی بات کو اتنی اہمیت دینے کی وجہ کیا ہے سکندر؟
سکندر: میں تمہارا چچہ بن کر تمہاری سیر ھی لگا کر تمہارے پیچے پیچھے چل کر کسی بلندی کو چھوٹا نہیں چاہتا نو، تھیک یا!

ستارہ: (دکھ سے) شروع شروع میں سب کے ساتھ یو نہی ہوتا ہے۔
سکندر: نہی لائیں میں پہلے پہلے سارا نمک اپنی پکلوں سے چننا پڑتا ہے۔
سکندر: (ہاتھ جوڑ کر) معاف کجھے میں اپی Self-respect کا سودا نہیں کر سکتا۔ کسی قیمت پر۔

ستارہ: کوئی نہ کوئی تو آخر انڈسٹری میں Introduce کرتا ہے سکندر۔ پہلے پہل کسی نہ کسی کی سفارش تو لگانی پڑتی ہے، پھر آہستہ آہستہ ٹیلنٹ ہو تو سب راستے صاف ہو

جاتے ہیں۔

سکندر: معاف کیجئے، آپ بھی جانتی ہیں اور مجھے بھی معلوم ہے کہ مجھ میں ٹینٹ نہیں ہے۔ میں زیادہ سے زیادہ شاہل باجہ ہو سکتا ہوں۔ Batch کے ساتھ۔

ستارہ: تم اپنے ٹینٹ کے متعلق فیصلہ کرنے والے کون ہوتے ہو سکندر؟ کس میں ٹینٹ ہے، کس میں نہیں ہے..... اس کا فیصلہ ہمیشہ پیلک کرتی ہے۔

سکندر: تو کیا تھا ان ان بچیوں نے فیصلہ..... آپ ان کے فیصلے کو مان کیوں نہیں لیتیں!

ستارہ: دیکھو سکندر خدا کے لیے..... شروع شروع میں سب کو مصیبتوں جھیلنا پڑتی ہے۔ تمہیں کیا پتا جب میں نے گانا شروع کیا ہے تو کتنی ذلتیں سہنا پڑیں..... کتنے برآمدوں میں کتنے کتنے گھنے بیٹھی ہوں میں..... میں میں روپے کی Payment کے لیے کیا کیا منتیں نہیں کی میں نے۔

سکندر: آپ بڑی شیر ہیں جی، آپ برداشت کر سکتی ہیں یہ سب کچھ۔ میں پہلے ہی کھو کھلا ہو چکا ہوں۔

ستارہ: بس اب اجی اور میں نہ جان نہ پہچان! سٹوڈیوز کے چکر..... کوئی Audition لے کر کہہ دیتا، سامیں جی آپ کی بیٹی کم سری ہے..... کوئی نے بغیر ہی کہہ دیتا، بادشاہو اسے کوئی اور کام سکھائیں۔ یہ تو ٹھکھنی ہے، بولنے سے ہی پتا چل رہا ہے..... کوئی بہت مہربانی کرتا تو کہتا، کورس میں لگا لیں گے آپ کو جی لیکن Conveyance کے پیسے نہیں ملیں گے۔

سکندر: خدا کے لیے آپ مجھے بخشنیں! میں یہ کیریئر (Career) بنانا نہیں چاہتا۔ مجھے گانے کا کوئی شوق نہیں۔ میں چھوٹی بات سے بڑا سبق حاصل کرنے والا وکیل آدمی ہوں۔ آپ مجھے میرے حال پر چھوڑیں۔ سارے ملک میں آپ کا طوٹی بولتا ہے..... آپ آرام کے دن گزاریں، لوگوں کی مدد کرنا چھوڑیں، خدا کے لیے۔

ستارہ: توبہ کرو سکندر اب تو تم ضرور گاؤ گے..... اتنا گاؤ گے، اتنا گاؤ گے کہ ساری انڈسٹری کو صرف تمہارا نام یاد رہ جائے گا۔

(بہت آہتہ یہ شعر پڑھتی ہے:)

ادھر بھی دیکھ سtarوں کو ڈھانپنے والے
بجھا کے اپنا دیا نام تیرا چکایا

سکندر: آپ کو کیا خبر لعنت کیسی ہوتی ہے میڈم جی! ایک لعنت ہو تو عرض کروں.....
غربی ہونا تو پھر ٹینٹ کو کوئی نہیں پوچھتا۔ آپ لڑکی تھیں نا، پھر آپ کی
یہ شکل و صورت تھی، اس لیے آپ کو ادھر آنے کا چانس مل گیا۔ ایکثر،
موسیقار، رائٹر جب غریب ہوتا ہے تو پھر چانس نہیں ملتے..... ایسے گھر سے نکل
کر، ان کپڑوں میں جب مرد آرٹسٹ سوڈیو پہنچتا ہے تو وہ اندر باہر دو کوڑی کا لگتا
ہے۔ باہر چڑا سی اسے روکتے ہیں، اندر کوئی کرسی پیش نہیں کرتا۔ کھانے کے
وقت پلیٹ نہیں ملتی۔ گھر آتے وقت کوئی لفٹ آفر نہیں کرتا۔ کنٹریکٹ کے
وقت کبھی ایڈ و انس نہیں ملتے۔ لوگ سامنے سگریٹ پیتے رہتے ہیں، لیکن کوئی
سگریٹ آفر نہیں کرتا۔ میں آپ کی سیر ہی لگا کر کب تک گانے گاؤں
گا.....؟ آپ کی دھمکیوں میں آکر لوگ کب تک مجھے Male lead میں آپ
کے ساتھ چانس دیں گے؟ (ہاتھ جوڑ کر) خدا کے لیے پہلے ہی میں پریشان
ہوں، اگر ہو سکتا ہے تو چلی جائیں یہاں سے پلیز۔

(ستارہ اٹھتی ہے اور اس کا ہاتھ کپڑتی ہے۔)

ستارہ: چلو آؤ میرے ساتھ چلو آؤ!

سکندر: کہاں؟

ستارہ: اب تم یہاں سے سوڈیو نہیں جایا کرو گے۔ چلو آؤ..... آج کے بعد تم اپنی سیر ہی
پر آپ بنو گے۔ آؤ چلو..... کم آن!

(ستارہ اس کا ہاتھ کپڑتی ہے۔ سکندر محبوب سالے دیکھتا ہے۔)

کٹ

سمیں 21 آٹھ ڈور رات

(ستارہ اور سکندر دونوں ستارہ کی کوئی میں داش ہوتے ہیں۔ ستارہ سکندر کو کوئی بھی دکھاتی ہے۔

کٹ

سین 22 آوٹ ڈور دن

(فرنجپر کی دکان۔ ستارہ لبرٹی مارکیٹ میں فرنچپر خرید رہی ہے۔ سکندر ساتھ ہے۔ سکندر ایک صوفے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ستارہ نفی میں سر ہلاتی ہے اور ایک بیٹھے صوفے پر ہاتھ رکھتی ہے۔)

کٹ

سین 23 آوٹ ڈور دن

(سکندر اور ستارہ پر دوں کی دکان پر۔ ستارہ پر دوں کے رنگ منتخب کرتی ہے۔ دکاندار گزوں کے گزناپتا ہے۔)

کٹ

سین 24 ان ڈور رات

(ستارہ کا گھر تمام ترجیح چکا ہے۔ مختلف کمرے و دکھائے جاتے ہیں۔ پھر آخر میں ہم سکندر کو ڈر انگک رومن میں بیٹھے ہوئے دکھاتے ہیں۔ اس کے منہ میں پائپ ہے اور وہ تصویر یہ دیکھ رہا ہے۔ پاس ہی ریڈی یو گرام نگر رہا ہے، آواز ستارہ کی ہے: ہر روز میرے گھر کے آنکن میں دھنک اترے تھوڑی لا یہ گیت جاری رہتا ہے۔ سکندر چیل بدلتا ہے۔ تیز مغربی موسمی جلدی ہوتی ہے۔)

کٹ

سین 25 ان ڈور رات

(اس وقت ستارہ کی حیثیت ایک مجرم کی کی ہے۔ آپا، عاصم، ٹھیکنہ بڑھ بڑھ کر اس پر حملے کر رہے ہیں۔ باپ ایک کرسی پر چپ چاپ بیٹھا ہے۔)

نہ ہم غیر تھے؟ ہم دشمن تھے؟ ہم سے نہ کوئی صلاح نہ مشورہ!
آپا: یہ مالک ہیں جی، جو چاہیں کر سکتی ہیں۔ ان کی پر اپرٹی ہے۔ یہ جسے چاہیں دے سکتی
عاصم: ہیں۔ سکندر کو کوئی بھی دے دی تو آخر ان کی تھی۔

ابا جی..... (باتجی انداز میں) کچھ تو آپ کہیں ناں!

(دلبی آواز میں) تو بیٹھے مجھ سے اجازت تو لے سکتی تھی۔

(بڑے دکھ کے ساتھ) یہ کیسی زندگی ہے ابا جی، یہ کیسا معاشرہ ہے! ہم اپنی مرضی
ستارہ: سے اپنا وقت نہیں گزار سکتے..... ہم اپنی مرضی سے اپنا جسم استعمال نہیں
باپ: کر سکتے..... اپنی خوشی سے اپنا دل کسی کو نہیں دے سکتے..... خدا کے لیے ہمیں وہ
ستارہ: دولت تو اپنی مرضی سے استعمال کرنے دیں جسے..... جسے صرف ہم نے اپنی
کوشش سے کمایا ہے..... جس میں کسی اور کام سانحاجا نہیں۔

گینینہ: دیکھا دیکھا دیکھا..... جب میں بکواس کرتی تھی تو آپ سب سمجھتے تھے گینینہ تو والوں کی
آپا: پہنچی ہے۔ سینیں سب..... یہ دولت کمائی رہی ہیں اور ہم سب جو نیکیں بن
عاصم: کر ان کا لہو چوتے رہے ہیں، اس لیے یہ ہمیں پاؤں کی جوتی سمجھتی رہی ہیں۔

ستارہ: یہ میں نے کب کہا ہے؟

آپا: لیکن تیرا کیا خیال تھا ستارہ، ہم سب کو کبھی پتا نہیں چلے گا۔
عاصم: میں تو کوئی بھی جا کر جیران رہ گیا آپا جی، پہلے تو مجھے خیال ہوا کہ شاید غلطی سے کہیں
اور چلا گیا ہوں۔ بیل بجائی تو وہ مشنڈہ سکندر باہر نکلا۔ میں تو اس کے گرنے لگا
تھا۔ مالک ہے وہ کوئی بھی کا، کرایہ دار نہیں ہے ابا جی۔

گینینہ: دس دس روپے کے پیچھے وہ لتیں اٹھائی ہیں میں نے..... میں نے توہار کر کا لجھی
ستارہ: چھوڑ دیا ان ذلتیوں کی وجہ سے.....

ستارہ: تم نے کا لجھ اس وجہ سے نہیں چھوڑا گینینہ..... چلو مجھے کچھ کہو لیکن اپنے آپ کو
آپا: دھوکا دینے کی کو شش نہ کرو۔

آپا: دوسال سے میں اجزی پچڑی آئی بیٹھی ہوں یہاں ستارہ..... تم دیکھتی رہی ہو۔

ستارہ: آپا آپ خود اپنا گھر بسانا نہیں چاہتیں۔

آپ:

سینیں، سینیں ابادج..... چپ نہ بیٹھے رہیں۔ کبھی اصلی اولاد کا ساتھ بھی دے دیا کریں، اللہ کے واسطے..... کون سی عورت اپنا گھر چھوڑ کر میکے میں بیٹھی رہنا چاہتی ہے؟ کون سی عورت ہے ایسی؟

(مگینہ بہت محبت سے آپ کے گلے میں بازو ڈالتی ہے۔)

چلنے آپا..... جن کا کوئی نہیں ہوتا، ان کا خدا ہوتا ہے۔

مگینہ:

آپا: میرا کچھ پک گیا ہے دکھ اٹھاتے اٹھاتے۔ میاں جی بیس ہزار روپیہ مانگتے تھے اور جائز مانگتے تھے..... کوئی رندیاں تھوڑی نچانی تھیں انہوں نے، ٹیوب ویل لگانا تھا زمینوں پر..... کمائی کرنی تھی اپنی اولاد کے لیے..... یہاں نوکروں کی سی زندگی بمرکی..... سب کی خد متین کیں..... سب کی باقی میں سینیں..... کس لیے؟

(مگینہ اور عاصم اپنے آنسو پوچھتے ہیں۔)

مگینہ: چلنے مٹی ڈالنے آپا جی..... ہماری قسمت اچھی ہوتی تو فیروز بھیا کیوں لاپتا ہوتے..... آج ہمارا بھی کوئی سچا سہارا ہوتا!

عاصم: ابھی توباجی ہمارا وہ دکھ کم نہیں ہوا۔

مگینہ: آپ سب کے بھیا یاد دلار ہے ہیں؟ ہم ان کے لگتے کیا ہیں؟

(ستارہ چپ چاپ پر سکھوتی ہے اور چیک بک نکال کر چیک لکھتی ہے۔)

آپا: یا میرے اللہ..... تو ہمارے بچھڑے ہوئے بھائی کو ہم سے ملا دینا!

ستارہ: (دکھ سے اٹھتے ہوئے) لیجئے آپا، یہ پچیس ہزار کا چیک ہے۔ اس کے بعد بھی آپ یہاں رہنا چاہیں تو یہ آپ کا گھر ہے۔

آپا: ناں، ناں..... میرے لیے یہ حرام ہے، سور ہے، میں کیوں لوں تیراپیسہ! تیری مرضی ہے جہاں چاہے، چرخ کر..... جس کو چاہے، اپنی مرضی سے دے..... میرے بھائی کا پیسہ ہوتا..... میرے فیروز بھیا کا..... تو میں ضرور لیتی۔

ستارہ: میں اپنی مرضی سے آپ کو دے رہی ہوں آپا جی، لے لو جی، غصہ تھوک دو بادشاہ!

(بہتر حالات پیدا کرنا چاہتی ہے۔)

مگینہ: بے لیں آپا جی..... ہم لوگ اسی قابل ہیں کہ لوگوں کی خیرات پر پلیں۔ ہم کو ہمارے